جامعہ کے لیل ونہار

رپورٹ: محمد جہانگیر

انسانیت کی اصلاح کے لیے علماء کو کلیدی کردار ادا کرنا ہوگا۔

جامعہ سلفیہ میں تقریب تقسیم اسناد سے پروفیسر ساجد میر کا خطاب

گذشتہ دنوں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں درجہ تخصص کے فضلا میں تقسیم اسناد وانعامات کی ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی جامعہ کے سرپرست اعلیٰ علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب تھے۔ جبکہ وفاق المدارس السّلفیہ کی کابینہ کے معزز اراکین جن میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، جامعہ ستاریہ کراچی کے مہتمم مولانا محمد سلفی، مرکز ابن قاسم ملتان کے مدیر حافظ محمد شریف چنگوانی، مولانا عبدالرشید حجازی، مولانا عبیدالرحمٰن بھی شریک ہوئے۔ اور اپنے دست مبارک سے فضلا میں اسناد اور گراں قدر کتابیں تقسیم کیں۔ تقریب سے افتتاحی گفتگو کرتے ہوئے پرنسپل جامعہ چودھری یٰسین ظفر نے کہا کہ جامعہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز نہایت خوشگوار ماحول میں ہو چکا ہے۔ دینی مدارس سکون اور اطمینان کے ساتھ اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ درجہ تخصص جامعہ کا ایک اہم شعبہ ہے۔ جو جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت کی خصوصی معاونت سے خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس میں شریک علماء کو مستقبل کی اہم ذمہ داریوں کو باحسن طریق ادا کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج امت مسلمہ بڑے مسائل سے دوچار ہے۔ داخلی اور خارجی مسائل سے الجھنیں پیدا ہوئی۔ خصوصاً امریکہ میں یہودی گماشتوں نے پوری دنیا کے امن کو خطرے سے دوچار کر دیا ہے۔ اس کے بعد مولانا محمد سلفی نے اسوہ رسول ﷺ کی روشنی میں بتایا کہ ہمارے نبی رحمت اللعالمین ہیں۔ دشمنان اسلام آپ کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ آپ کے خلاف بیہودہ حرکتیں کرتے ہیں۔ اور ان کی گھناؤنی سازشیں پوری دنیا کے لیے خطرہ ہیں۔ لیکن ہمیں ہوش مندی سے کام لینا ہوگا۔ اور پرامن احتجاج کرنا ہوگا۔ لوگوں کی املاک کو نقصان نہ پہنچائیں۔ مہمان خصوصی اور جامعہ سلفیہ کے سرپرست اعلی پروفیسر ساجد میر نے فرمایا کہ آپ تمام علماء اور طلبہ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کن حالات میں اپنی دعوت

کا آغاز کیا۔اور کیسی کیسی آزمائشیں اور مشکلات پیش آئیں۔لیکن آپ نے حق اور سچائی کا پیغام جاری رکھا۔اور ایک ایک فرد کی اصلاح کی۔آپ علماء اور دعاۃ کے لیے بہترین اسوہ ہیں۔ہمیں بھی تحمل بردباری اور استقامت سے کام لینا ہوگا۔اور اسلام کا عالمگیر پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہوگا۔جس کے لیے بڑی محنت کی ضرورت ہے۔اور مشن کے لیے ہمیں ہر قربانی کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

انہوں نے درجہ تخصص کے فضلاء سے کہا کہ آپ کے لیے اب محنت کا وقت آیا ہے۔ پہلے تو کتابوں سے محض اصول اور ضابطے سیکھے جاتے تھے۔مگر اب خود کتابوں کو پڑھ کر خود بھی رہنمائی لینی ہے۔ اور دوسروں کو بھی دینی ہے۔انہوں نے کہا کہ امریکہ میں بننے والی شرانگیز فلم سے یہود ونصاریٰ کے مکروہ عزائم کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ان کی انصاف پسندی اور دوسروں کے حقوق کا تحفظ ایک افسانہ ہے۔ان حالات میں انسانیت کی اصلاح کے لیے علماء ہی کلیدی کردار ادا کریں۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم اسلام اور پیغمبر اسلام کی ناموس کے لیے ہر قربانی دیں گے۔اور کسی صورت ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

آخر میں رئیس الجامعہ حاجی بشیر احمد صاحب نے تمام مہمان گرامی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔اور کہا کہ علماء کی جامعہ میں تشریف آوری سے ہمیں حوصلہ ملتا ہے۔ہم جامعہ کی خدمت کو سعادت سمجھتے ہیں۔

تنظیم الاوقات سے وقت کی کمی کا شکوہ ختم اور کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں اساتذہ کرام کے لیے مثالی تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

تعلیم کے ساتھ تربیت کی اہمیت سے کون واقف نہیں۔خصوصاً تدریس کے پیشے سے وابستہ حضرات کے لیے تربیتی ورکشاپ بہت اہم اور ضروری ہیں۔کسی بھی مضمون کی تدریس میں بنیادی کام اسلوب کا ہے۔اور اگر اسلوب تدریس درست ہو جائے۔تو طلبہ کو تفہیم آسان ہو جاتی ہے۔خاص کر تدریس میں وقت کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔دینی مدارس میں بڑی کتابیں نصاب میں شامل ہوتی ہیں۔ جن کو ختم کرنا ایک اہم کام ہوتا ہے۔اور اکثر اساتذہ وقت کی قلت کا شکوہ کرتے ہیں۔اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے جامعہ سلفیہ میں اساتذہ کرام کے لیے ایک مثالی تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔جس میں تمام اساتذہ بشمول حضرت شیخ الحدیث صاحب شریک ہوئے۔ جب کہ ٹریننگ کا اہتمام الامانہ

فاؤنڈیشن اسلام آباد نے کیا۔ جن کے چیئر مین مولانا عبدالرحمن حفیظ نے بطور ٹرنیر (T.arnar) تشریف لائے۔ دوروزہ ورکشاپ بہت دلچسپ اور معلوماتی تھی۔ جس میں تنظیم الاوقات کے حوالے سے ایسی معلومات اور تربیت دی گئی۔ کہ اگر اس پر عمل کرلیا جائے۔ تو وقت کی کمی کا شکوہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوجاتا ہے۔ اور کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ ورکشاپ میں جہاں وقت کی اہمیت اور اس کے صحیح استعمال پر بات ہوئی۔ وہاں کام کی اہمیت اور انسانی چاہت پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ اور بتایا گیا کہ بعض کام بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ لیکن دلچسپی یا چاہت نہ ہونے کی وجہ سے عدم توجہ کا شکار ہوتے ہیں۔ اور بعض کاموں کی اہمیت نہیں ہوتی۔ لیکن چاہت کی وجہ سے انسان جلدی سرانجام دیتا ہے۔ اسی طرح اہم اور ارجنٹ کام کی نوعیت ہے۔ بعض کام اہم تو ہوتے ہیں۔ لیکن ارجنٹ نہیں۔ اور بعض کام ارجنٹ ہوتے ہیں۔ لیکن اہم نہیں۔ اور ایک مرحلہ ایسا بھی آتا ہے۔ کہ وہ کام جو اہم ہوتے ہیں وہ ارجنٹ بھی ہوجاتے ہیں۔ تب پریشانی بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اس پریشانی کے پیچھے دراصل وقت کی صحیح تنظیم کا نہ ہونا ہے۔ پروجیکٹر اور وائٹ بورڈ کی مدد سے تعلیم وتربیت کا یہ عمل متواتر دودن جاری رہا۔ صبح نو بجے سے گیارہ بجے، چائے کا وقفہ اور پھر سوا گیارہ بجے سے نماز ظہر اور کھانے کا وقفہ اور پونے دو بجے سے نماز عصر تک یہ کلاس جاری رہی۔

تمام اساتذہ کرام نے بے حد دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اور نئی اصطلاحات سے نہ صرف واقف ہوئے۔ بلکہ ان کے استعمال سے لطف اندوز بھی۔ تمام اساتذہ کرام نے اپنے تاثرات بیان کیے۔ اور مجموعی اعتبار سے سب کا اس بات پر اتفاق تھا۔ کہ ورکشاپ بہت مفید سودمند اور تنظیم الاوقات کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت میں اضافے کا باعث ہے۔ بلکہ اکثر اساتذہ نے یہ بھی کہا کہ اب ہم وقت کی قلت کا شکوہ نہیں کرسکیں گے۔ اور تمام کام نہ صرف بروقت کریں گے۔ بلکہ بہت سارے ایسے کام جو نامکمل ہیں۔ جلد مکمل کریں گے۔ بسا اوقات لاعلمی بھی انسان کو پریشان کردیتی ہے۔ جس چیز کے لیے پریشان ہے۔ وہ وافر مقدار میں اسکا مالک ہوتا ہے۔ بات صرف اتنی کہ اسے اس کا علم یا ادراک ہوجائے۔ اساتذہ کرام نے اعتراف کیا کہ امانت کی ادائیگی میں عہد کی پابندی لازمی ہے۔ اور اسی تناظر میں استاد شاگردوں کو پابند بنا سکتا ہے۔ اسلام نے سب سے زیادہ اہتمام وقت کی پابندی کا کیا

ہے۔ پنجگانہ نماز اس کا عظیم مظہر ہے۔ حتی کہ ہمارے بہت سے کام نمازوں کے اوقات سے وابستہ ہیں۔ جیسے ظہرانہ، عصرانہ، عشائیہ وغیرہ۔ لہذا اگر کوئی شخص نماز کا صحیح پابند ہو تو اس کے تمام کام از خود مرتب اور منظم ہو جاتے ہیں۔ دو روزہ ورکشاپ کے اختتام پر ایک پروقار تقریب تقسیم اسناد ہوئی۔ جس میں رئیس الجامعہ حاجی بشیر احمد صاحب شریک ہوئے۔ اور انہوں نے تمام اساتذہ میں اسناد تقسیم کیں۔ جب کہ ٹریننگ دینے والے استاد مولانا عبدالرحمٰن حفیظ اور دیگر معاونین کو گراں قدر تحائف پیش کیے۔ آخر میں حاجی بشیر احمد صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

جامعہ سلفیہ میں انڈونیشیا اور بنگلہ دیش کے ممتاز سکالروں کی آمد

گذشتہ دنوں اسلام آباد میں ایک بین الاقوامی کانفرنس بعنوان ''امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز اور مذہبی رہنما کی نظر میں اس کا حل'' منعقد ہوئی۔ جس میں برادر اسلامی ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کے بعد انڈونیشیا اور بنگلہ دیش سے تشریف لانے والے ممتاز سکالروں نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا دورہ کیا۔ ان میں جمعیۃ المحمدیہ انڈونیشیا کے سیکرٹری جناب ڈاکٹر عبدالمعطی اور مدرسہ الرحمان العربیہ بنگلہ دیش کے ناظم جناب مولانا بختار حسین شامل تھے۔ ان کے ہمراہ مولانا عبدالحق ہاشمی کوئٹہ سے تشریف لائے۔

پرنسپل جامعہ چودھری یٰسین ظفر نے اساتذہ کرام کے ہمراہ وفد کا استقبال کیا۔ اور انہیں جامعہ کا معائنہ کرایا۔ جس میں وفاق کے دفاتر، جامعہ کی جدید لائبریری، کمپیوٹر سیکشن اور موبائل ریپیرنگ لیب کے علاوہ شعبہ قرأۃ و تجوید شامل ہے۔ جس سے مہمان بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ممتاز دینی ادارہ ہے۔ جسے دیکھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمان بچوں کی دینی تعلیم کے لیے بہترین انتظامات موجود ہیں۔ انہوں نے ان تمام خدشات اور الزامات کی بھی سخت لفظوں میں تردید کی۔ کہ مدارس دہشت گردی میں شریک ہیں۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد میں مہمانوں کے اعزاز میں پرتکلف ظہرانہ دیا گیا۔ اور آخر میں ایک پروقار تقریب میں تمام مہمانوں کو جامعہ کی جانب سے قیمتی تحائف دیئے گئے۔ اور یادگار شیلڈ پیش کی گئی۔